بارے میں "کیتھولک نیوز" سے معلوم ہوتا ہے کہ آرچ بشپ نے ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو اخبارات کے نام جو خط جاری کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ "ریاست کیلانٹن اسلامی قوانین متعارف کرانے پر تلی ہوئی ہے۔ اگر ریاستی حکمران اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ دوسری ریاستیں ان کی پیروی نہیں کریں گی۔ کیلانٹن میں شرعی قوانین کے نفاذ کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ مسلمانوں کے ساتھ مسیحیوں، ہندوؤں، سکھوں اور بدھ مت کے پیروکاروں پر بھی لاگو ہوں گے۔ کیونکہ مسیحیت، ہندومت اور دوسرے مذاہب میں جرائم کے بارے میں مذہبی قوانین موجود نہیں۔"

خط میں آرچ بشپ نے مسیحیوں اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ "پارلیمنٹ کے ارکان پر اپنا اثرورسوخ استعمال کرنے کی ذمہ داری پوری کریں تاکہ وفاقی دستور میں ترمیم نہ ہوسکے اور کیلانٹن میں حدود کا نفاذ ناممکن بنا رہے۔" حدود کے نفاذ کی مثال، چاہے وہ کسی ایک ہی ریاست میں کیوں نہ ہو، اس سے مسلمانوں کے علاوہ تمام مذاہب کے پیروکاروں کے شہری حقوق متاثر ہوں گے۔"

آرچ بشپ فرینڈز نے مذکورہ بالا خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ "بعض لوگوں کے خیال میں نفاذِ شریعت ممکن ہی نہیں، مگر کتنی ہی باتیں ہیں جنہیں ہم ملائشیا میں ناممکن خیال کرتے تھے اور آج ان پر عمل ہو رہا ہے--- محاورہ ہے پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں اگر ایک بار شرعی قوانین نافذ ہو گئے تو ان کی تنسیخ از حد مشکل ہو گی۔" آرچ بشپ نے زور دیا ہے کہ اس مسئلے پر "بدھ مت، مسیحیت، ہندومت اور سکھ مذہب کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" کا تیار کردہ کتابچہ تقسیم کیا جائے۔

کیلانٹن کے وزیراعلیٰ جناب عزیر مات نے "بدھ مت، مسیحیت، ہندو مذہب اور سکھ مذہب کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" کے نمائندوں کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات میں، جو جولائی ۱۹۹۲ء میں منعقد ہوئی تھی، واضح کر دیا تھا کہ شرعی قوانین ریاست کی ساری، مسلم اور غیر مسلم آبادی کے لیے ہوں گے۔"

یہ بات واضح رہے کہ "کیتھولک نیوز" کے مطابق حکمران پارٹی "یونائیٹڈ ملیز نیشنل آرگنائزیشن" اور دوسری بڑی پارٹیاں وفاقی دستور میں ترمیم کی شدید مخالف ہیں۔"

یورپ/امریکہ

"یورپی چرچوں کی کانفرنس" کا دسواں اجلاس

"یورپی چرچوں کی کانفرنس" کی جانب سے پراگ (چیکوسلاویکیہ) میں منعقدہ اجلاس (ستمبر

۱۹۹۲ء) کے بعد چرچوں کو جو پیغام بھیجا گیا ہے اس میں مصالحت، اجتماعی شہادت اور تعاون پر زور دیا گیا ہے۔ پراگ میں منعقدہ اجلاس، "یورپی چرچوں کی کانفرنس" کے قیام (۱۹۵۹ء) سے لے کر اب تک اس کا دسواں اجلاس تھا۔ اجلاس میں بحث کے لیے تجویز کیا گیا موضوع تھا، "خداوند جوڑتا ہے: مسیح کی ذات میں ایک نئی تخلیق"۔

مندوبین نے اجلاس میں جن دوسرے موضوعات پر گفتگو کی، ان میں یورپ میں تنازعات اور جنگ، نسل پرستی اور امتیازی سلوک، امریکہ میں یورپی آبادی کی پانچ سو سال سے موجودگی اور افریقہ کے بحران شامل ہیں۔ مندوبین نے سابق یوگوسلاویہ میں چرچوں کے نام ایک خصوصی پیغام بھی ارسال کیا ہے۔

اجلاس میں سابق یوگوسلاویہ میں جاری لڑائی کے بارے میں تین بار گفت و شنید ہوئی اور ہر بار مذاکرے میں بوسنیا کا ایک مسلمان، کروشیا کا ایک رومن کیتھولک اور سربیا کا ایک آرتھوڈکس بشپ اکھٹے بیٹھے تاکہ رواں صورت حال پر اپنی تشویش کا اظہار کر سکیں۔ اجلاس کی جانب سے یورپ میں تنازعات اور جنگ کے بارے میں جو بیان جاری کیا گیا اس میں سابق یوگوسلاویہ، یوکرین، آئرلینڈ، قبرص اور آرمینیا میں "تشدّد، جنگ اور نامعقول قتل و غارت" کے بارے میں پراگ میں موصول ہونے والی براہ راست رپورٹوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اجلاس کی جانب سے جاری کردہ پیغام میں مسیحی اجتماعی شہادت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "ہم اس بات کے پابند ہیں کہ مشن اور ترویج مسیحیت کے کام میں ایک دوسرے سے بے خبر نہ رہیں --- چہ جائیکہ ایک دوسرے کے خلاف سرگرم عمل ہوں۔" پیغام میں مزید کہا گیا ہے کہ "کئی معاشروں میں یک جا رہنے والے مسلمانوں اور مسیحیوں کو درپیش مشکلات کا تقاضا ہے کہ مکالمہ [بین المذاہب] کو مزید فروغ دیا جائے۔"

تنظیم یعنی "یورپی چرچوں کی کانفرنس" کے جنرل سیکرٹری نے اپنے افتتاحی خطاب میں شرکاء پر واضح کیا کہ یورپ میں اقوامانی تحریک [Ecumenical Movement] کمزور پڑ گئی ہے اور اسے از سرِ نو شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ "عام لوگوں، خواتین اور نوجوانوں کی تنظیموں اور چرچوں کے پاس موجود تمام ذرائع، انسانی ذہانت اور قوّت کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اقوامانی تحریک میں نئی روح پھونکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔" پراگ کے اجلاس میں کانفرنس کے بارہ نئے ارکان کو خوش آمدید کہا گیا اور اب اس اقوامانی تنظیم کے ارکان کی تعداد ۱۲۱ ہو گئی ہے۔ تنظیم میں البانیہ کے "خود اماراتی آرتھوڈکس چرچ" کی شمولیت سے تنظیم کے ایک ذمہ دار جان آرنلڈ کے بقول "یورپی چرچوں کی کانفرنس" اس پوزیشن میں آ گئی ہے کہ یہ تمام یورپی ملکوں کے چرچوں کی تنظیم ہونے کا دعویٰ کر